باب دوم

ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

1- ملائکہ (فرشتے)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- فرشتوں کے تصوّر اور اُن کی تخلیق کے مقصد سے آگاہ ہوسکیں۔
- فرشتوں کی صفات سے آگاہ ہوسکیں۔
- فرشتوں کی ذِمّے داریوں سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام کے تناظر میں تعلیم وتعلّم کے آداب کا جائزہ لے سکیں۔
- اس پر ایمان پختہ کرسکیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے احکام کی انجام دہی کے لیے فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کی محتاج نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں پر ایمان پختہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھ سکیں اور اُن کے متعلق بات کرتے ہوئے تعظیمی رویہ اختیار کرسکیں۔
- حدیثِ جبریل علیہ السّلام سے سبق حاصل کرتے ہوئے تعلیم وتعلّم کے آداب کا عملی مظاہرہ کرسکیں۔

ملائکہ جمع ہے مَلَکٌ کی، جس کا معنٰی ہے فرشتہ۔ ملائکہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ نوری مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور بشری صفات جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا اور ہر طرح کی غلطی اور خطا وغیرہ سے پاک ہیں۔ فرشتے مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔ فرشتوں کی تخلیق کا مقصد عبادت واطاعتِ الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء:20)

ترجمہ: وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں، وہ سُستی نہیں کرتے۔

فرشتوں کی تخلیق نُور سے کی گئی ہے جس طرح جنّات کی تخلیق آگ سے اور انسان کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے پیدا فرمایا۔ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ آدم کے فیصلے سے فرشتوں کو آگاہ کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کائنات کے مختلف اُمور انجام دیتے ہیں۔ جیسے مختلف غزوات میں فرشتوں کا نزول اس لیے ہوا کہ مومن شکستہ دل نہ ہوں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قُربِ قیامت میں مادیت پرستی

Web Version of PCTB Textbook

کے خدشات کا اظہار فرمایا تھا۔ فرشتوں کی نورانی تخلیق مادیت پسند طبقے کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ تم غیب (آخرت) پر ایمان کا انکار کر رہے ہو تمھاری دنیوی زندگی میں بھی ہر روز کے اُمور میں فرشتے غیبی طور پر امور سرانجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا یقین رکھیں کہ قیامت بھی ایک دن آئے گی۔

فرشتوں کی ذمے داریاں

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مختلف ذمے داریاں سونپ رکھی ہیں۔ مشہور فرشتوں میں "کراماً کاتبین" ہیں جو انسان کے ساتھ ہر وقت موجود رہتے ہیں اور انسان کا نامہ اعمال لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ جو فرشتے قبر میں سوال کریں گے ان کو "مُنکر نکیر" کہا جاتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام پر وحی لانے کی ذمہ داری حضرت جبریل علیہ السّلام، مخلوق کے لیے رزق کی ذمے داری حضرت میکائیل علیہ السّلام، روح قبض کرنے کی ذمہ داری حضرت عزرائیل علیہ السّلام (مَلَكُ الْمَوْت) اور قیامت کے لیے صُور پھونکنے کی ذمے داری حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السّلام مختلف شکلوں میں حاضر ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایک صحابی حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کے انسانی شکل میں حاضر ہونے کا ایک واقعہ حدیث میں مذکور ہے۔ اس حدیث کو حدیثِ جبریل کہتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے۔ جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب سیاہ تھے۔ اُن پر سفر کے کوئی آثار نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنھیں پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیے اور ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور چار سوال کیے کہ ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کیا ہیں؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا ہے۔ اور اسلام: کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ادا کرنا ہے۔ احسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا ہے کہ گویا بندہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے قیامت کی علامات کے بارے میں فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ جبریل علیہ السّلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھا رہے تھے۔

حدیثِ جبریل سے تعلیم و تعلّم کے درج ذیل آداب واضح ہوتے ہیں:

- استاد کی خدمت میں صاف ستھرا لباس پہن کر حاضر ہونا۔
- کمرا جماعت میں استاد کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔
- استاد کے سامنے ادب سے بیٹھنا۔
- واضح اور مختصر سوال کرنا۔
- استاد کی وضاحت کے بعد اگلا سوال کرنا۔
- ایسا سوال کرنا جس سے تمام طلبہ کو فائدہ ہو۔
- تعلیم و تعلّم میں دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی پیشِ نظر رکھنا۔
- سوال کرنے پر استاد کا طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- واضح اور جامع جواب دینا۔
- غیر ضروری سوالات اور استاد کا وقت ضائع کرنے سے اجتناب کرنا۔

Web Version of PCTB Textbook

ہمیں چاہیے کہ فرشتوں کے بارے میں اپنے دل میں عظمت کا احساس رکھیں اور اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ امورِ کائنات میں فرشتوں کا محتاج نہیں ہے۔ فرشتوں کو ان ذمہ داریوں پر مامور کرنا خود فرشتوں کے لیے اعزاز اور اطاعت خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) فرشتوں کی تخلیق کا اولین مقصد ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ کی عبادت (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) رزق کی فراہمی

(ii) کراماً کاتبین کی ذمے داری ہے:

(الف) انسانی اعمال لکھنا (ب) روح قبض کرنا (ج) بارش برسانا (د) وحی لانا

(iii) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تخلیق کیا ہے:

(الف) مٹی سے (ب) نور سے (ج) آگ سے (د) پانی سے

(iv) منکر اور نکیر انسان کے پاس آتے ہیں:

(الف) پیدائش کے وقت (ب) موت کے وقت (ج) قبر میں (د) حشر میں

(v) حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمے داری ہے:

(الف) صُور پھونکنا (ب) روح قبض کرنا (ج) اعمال لکھنا (د) رزق پہنچانا

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) ملائکہ کا تعارف بیان کریں۔ (ii) فرشتوں کی تخلیق کب ہوئی؟

(iii) حضرت جبریل علیہ السّلام کن کی شکل میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آتے تھے؟

(iv) فرشتوں کی دو ذمّے داریاں لکھیں۔ (v) فرشتوں کی دو خصوصیات لکھیں۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حدیث جبریل علیہ السّلام کے تناظر میں تعلیم و تعلّم کے آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) تیار کریں۔ جن میں فرشتوں کا ذکر ہو۔
- قرآن وسنت میں مذکور چند فرشتوں کے نام لکھیں اور ان کی ذِمّے داریوں سے متعلق فہرست تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کے مابین تعلیم و تعلم کے آداب پر خاکہ تیار کروائیں۔
- حدیثِ جبریل کا متن مع ترجمہ طلبہ کو پڑھائیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(2) کُتُبِ سماویہ (آسمانی کتابیں)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- انسانوں کی ہدایت کے لیے آسمانی کتب کے نازل ہونے کی اہمیت اور ان کا مقصد جان سکیں۔
- صاحبِ کتب اور صاحبِ صحف انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مختصر تاریخ جان سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات جان سکیں۔
- مشرکین اور اہلِ کتاب میں فرق جان کر اہلِ کتاب کے بارے میں مختصر احکام جان سکیں۔
- آسمانی کتب پر ایمان پختہ کرتے ہوئے ان کے ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھ سکیں۔
- آسمانی کتب کی مشترکہ تعلیمات کو جان کر اعمالِ خیر میں عالمی اشتراک اور تعاون کی روح پیدا کر سکیں۔
- اہلِ کتاب کے بارے میں شرعی ہدایات کو ملحوظ رکھ سکیں۔
- قرآن مجید کو آخری و ابدی اور ہر قسم کی تحریف سے پاک آسمانی کتاب مانتے ہوئے اس پر عمل کرنے والے بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی، اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور برے کاموں سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السّلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے یا صحائف کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾ (سورۃ الاعلیٰ: 18-19)

ترجمہ: یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السّلام) کے صحیفوں میں۔

اسی طرح حضرت شیث علیہ السّلام اور حضرت اِدریس علیہ السّلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام ایک عظیم نبی ہیں۔ آپ علیہ السّلام کو خلیل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بعد جتنے بھی انبیاء تشریف لائے وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں سے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو جدّ الانبیاء (یعنی انبیاء کا باپ) کہا جاتا ہے۔ تینوں الہامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام

کو انتہائی قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مشرکینِ مکّہ بھی خود کو ابراہیمی کہتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل ہے اس لیے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

جن انبیائے کرام علیہم السّلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السّلام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں :

☆ تورات

حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔ نبی کریم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کے بعد قرآن مجید میں سب سے زیادہ جس نبی کا ذکر آیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کے سامنے انتہائی جرأت سے حق کا پیغام پہنچایا اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر آزادی عطا کی۔

☆ زبور

حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔ حضرت داؤد علیہ السّلام، حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوّت کے ساتھ بہت بڑی بادشاہت بھی عطا فرمائی۔ آپ نے ایک زبردست اور وسیع سلطنت قائم کی۔ حضرت داؤد علیہ السّلام سے پہلے بنی اسرائیل میں نبوّت اور حکومت کا سلسلہ الگ الگ خاندانوں میں تھا، آپ بنی اسرائیل کے پہلے شخص تھے جنھیں نبوّت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی۔

☆ انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل میں بھیجے گئے آخری نبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور نبی کریم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا نام حضرت مریم بنت عمران ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا لقب مسیح، عبد اللہ اور روح اللہ ہے اور آپ کی کنیت ابن مریم ہے۔ آپ علیہ السلام کا ایک لقب **کلمۃ اللہ** بھی ہے۔

☆ قرآنِ مجید

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآنِ مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمّل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآنِ مجید پر عمل اور نبی کریم خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السّلام کی پچھلی تمام تر شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کی اتباع اور آپ خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واَصحابہٖ وسلّم کی شریعت پر عمل کرنا ہے۔

تمام آسمانی کتابوں میں یہ تین عقائد موجود رہے ہیں: عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے مذکورہ

Web Version of PCTB Textbook

تینوں عقائد پر بہت زور دیا، لیکن بعد میں آنے والوں نے جب ان کتابوں میں تحریف کی تو ان تعلیمات کو بھی بدل کر رکھ دیا اور لوگوں کی کثیر تعداد شرک میں مبتلا ہو گئی۔ ان عقائد کے ساتھ ساتھ عبادات میں سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر بھی سابقہ آسمانی کتابوں میں موجود رہا ہے، البتہ ان کے طریقِ کار میں فرق کسی نہ کسی طور پر موجود رہا ہے۔ مزید برآں تمام اعلیٰ اقدار اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم کا ذکر سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا۔

وہ لوگ جو کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کی دعوت کسی نبی نے دی اور ان کی ہدایت کے لیے کتاب بھی بھیجی گئی تو ایسے لوگوں کو اہلِ کتاب کہا جاتا ہے، جیسے یہودی اور مسیحی۔ البتہ وہ لوگ جو کسی نبی کی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے، اور وہ لوگ مظاہرِ فطرت یا بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو اس طرح کے لوگوں کو مشرکین کہا جاتا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں بھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام پر نازل فرمائیں، وہ کتابیں برحق تھیں، البتہ بعد میں ان میں لوگوں نے تحریف کر دی اور وہ اپنی اصل حالت پر باقی نہ رہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ آسمانی کتابوں کا احترام کرے۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے اور ان کتابوں کی تعلیمات کو قرآنِ مجید میں جمع کر دیا گیا۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمّہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، اب تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے قرآنِ مجید ہی کافی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔

اگر ایک شخص قرآنِ مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

ہمیں اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے ساری دنیا کے انسانوں کے ساتھ امن و سلامتی اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرنی چاہیے۔ یاد رہے ہمارا دین ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ اچھے معاشرتی تعلقات اور کاروبار سے منع نہیں کرتا بلکہ ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اعتدال کے ساتھ ان سے تعلقات رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا لقب ہے:

(الف) خلیفۃ اللہ (ب) جدّ الانبیاء (ج) روح اللہ (د) کلیم اللہ

Web Version of PCTB Textbook

(ii) وہ نبی جنھیں نبوت اور خلافت عطا کی گئی:

(الف) حضرت داؤد علیہ السّلام (ب) حضرت اسحاق علیہ السّلام
(ج) حضرت یعقوب علیہ السّلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السّلام

(iii) وہ عبادت جو سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور رہی وہ ہے:

(الف) روزہ (ب) حج (ج) عمرہ (د) طواف

(iv) مسیح لقب ہے:

(الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا (ب) حضرت اسماعیل علیہ السّلام کا
(ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا

(v) تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی تعلیمات کی جامع کتاب کا نام ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآن مجید

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟
(ii) بنی اسرائیل سے کون لوگ مراد ہیں؟
(iii) حضرت داؤد علیہ السّلام کی خصوصیت کیا ہے؟
(iv) کون سے بنیادی عقائد تمام آسمانی کتابوں میں موجود رہے؟
(v) مشرکین اور اہلِ کتاب میں کیا فرق ہے؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) کتبِ سماویہ یعنی آسمانی کتابوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ایک ایسا چارٹ بنائیں جس پر ترتیبِ زمانی سے آسمانی کتب اور وہ انبیائے کرام علیہم السّلام جن پر یہ کتب نازل ہوئیں ان کے نام تحریر ہوں۔
- چند انبیائے کرام علیہم السّلام کے ناموں کی فہرست بنائیں جن پر آسمانی صحائف نازل کیے گئے۔

برائے اساتذہ کرام

- قرآن وسنت میں مذکور سابقہ امتوں کے متعلق درج چند واقعات طلبہ کو سنائیں۔
- قرآنِ مجید کی حفاظت سے متعلق سورۃ الحجر کی آیت 09 ترجمہ کے ساتھ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- طلبہ کو قرآنِ مجید کی حفاظت کے بارے میں آگاہ کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآنِ مجید کو ہر طرح کی تبدیلی سے محفوظ فرما دیا ہے۔ حفاظتِ قرآن کے ظاہری اور باطنی انتظام کے طریق کار سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

(3) عقیدۂ آخرت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- عقیدۂ آخرت اور اس سے متعلق نقلی و عقلی دلائل جان سکیں۔
- برزخ، حشر و نشر، مقامِ محمود، حوضِ کوثر، میزان، شفاعت، جنت اور جہنم کے بارے میں جان سکیں۔
- جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کا جائزہ لے سکیں۔
- عقیدۂ آخرت پر ایمان پختہ کر کے جنت کا شوق اور جہنم کا خوف قلوب میں پیدا کر سکیں۔
- آخرت کی تیاری کر کے حقیقی کامیابی پانے والے بن سکیں۔

اسلام ایک کامل اور جامع دین ہے جو انسان کو دنیا و آخرت کے حوالے سے مکمل راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو نہ صرف اس عارضی دنیا کے احکامات سکھائے ہیں بلکہ مرنے کے بعد جتنی منازل انسان نے طے کرنی ہیں ان سب کے حوالے سے بھی راہ نمائی فرمائی ہے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مرنے کے بعد ایک نئی زندگی کا تصور اور عقیدہ دیا ہے اور اس کو آخرت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ آخرت پر یقین رکھنے والوں کو حقیقی معنوں میں مومنین اور پرہیزگار کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ:4)

جہاں تک آخرت کے موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے تو قرآنِ مجید کا تقریباً ایک تہائی حصہ آخرت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے جن عقائد کی تعلیم کو اپنے ماننے والوں تک پہنچایا، ان میں عقیدہ توحید اور رسالت کے ساتھ عقیدہ آخرت بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قرآن مجید میں منکرین آخرت کے شبہات کا انتہائی احسن انداز میں جواب دیا گیا ہے۔ عقیدہ آخرت کا انکار کرنے والوں کا مؤقف تھا کہ کیا زمین میں نیست و نابود ہونے کے بعد ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟ ہمارے لیے تو صرف یہی دنیا کی زندگی ہے۔ ہم نے دوبارہ زندہ نہیں ہونا اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شبہات کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ (سورۃ الروم:27)

ترجمہ: اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے۔

انسانی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ کسی بھی چیز کا دوسری مرتبہ بنانا یا پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ اس لیے انسانی عقل عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اچھے اعمال کا صلہ اور برے اعمال کا بدلہ

Web Version of PCTB Textbook

ملتا ہے۔غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا نہیں ملے گی؟ کیا پرہیز گاروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا۔ کیا اشرف المخلوقات انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے کار پیدا کیا ہے اور کیا اس کے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں؟ جب عقل انسانی اس پر غور وفکر کرتی ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

موت کے بعد کی زندگی میں انسان جن مراحل سے گزرتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عالم برزخ

موت کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے کے درمیانی دور کو عالمِ برزخ کہتے ہیں۔ برزخ کے معنٰی دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز کے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سورۃ المومنون: 100)

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے اس دن تک کے لیے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

عالم برزخ کے احوال انسانی اعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔(جامع ترمذی:2468)

حشر ونشر

نشر کا معنٰی موت کے بعد زندہ کرنا جب کہ حشر کا معنٰی حساب کے میدان اور پھر جنّت ودوزخ کی طرف لے جانا ہے۔سب سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی قبرانور سے باہر تشریف لائیں گے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔پھر مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کے قبرستانوں کے مسلمان حشر میں جمع کیے جائیں گے۔حشر میں لوگوں کے مراتب جداجدا ہوں گے، انبیائے کرام علیہم السلام کا مقام اعلٰی ترین ہوگا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اس دن اعلٰی ترین مقام پر ہوں گے،اس دن کافر سخت آزمائش میں ہوں گے اور منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔

مقامِ محمود اور شفاعت

شفاعت کا معنٰی سفارش ہے۔شفاعت کی دو قسمیں ہیں: پہلی شفاعتِ کبرٰی ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ اس شفاعت کا فائدہ پوری انسانیت کو ہوگا کیوں کہ حساب کے انتظار کی سختی ختم ہو جائے گی اور حساب شروع ہو جائے گا۔اسی شفاعت کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا گیا مقامِ محمود کیا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مقامِ محمود شفاعت ہی ہے۔ (جامع ترمذی:3148)

دوسری شفاعتِ صغرٰی ہے قیامت کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام وملائکہ،علما وشہداء، صالحین، قرآن مجید اور روزے وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسانوں کی شفاعت کریں گے۔

شفاعت میں زور اور زبردستی نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلے گا، اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا شفاعت کا اذن عطا فرمائے گا۔

Web Version of PCTB Textbook

عقیدہ آخرت پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم زندگی میں آخرت کی فکر کریں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور گناہوں سے بچیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال کریں، دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں تاکہ ہم جنّت کے مستحق بن سکیں۔

حوضِ کوثر

''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو روزِ قیامت عطا کیا جائے گا اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ قیامت کے دن جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔ حوضِ کوثر کی صفات بیان کرتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوثر جنّت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوش بُو سے زیادہ مہک والا ہے۔ (مسند احمد: 8843)

میزان

میزان ترازو کو کہتے ہیں اور اعمال کے وزن کے لیے قیامت کے دن جو میزان نصب کی جائے گی اس کا ہر پلڑا اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔ یہ میزان حق ہے اور قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے نیک اعمال وزنی ہوں گے۔ وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے اعمال کا وزن ہلکا ہوگا وہ خسارے میں رہیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء: 47)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری میزان میں کوئی چیز نہیں۔ (سنن ابی داؤد: 4799)

جنّت اور جہنّم

حساب کے بعد جنّت اور جہنّم کے مستحق اپنے اپنے ٹھکانوں پر چلے جائیں گے۔ جنت اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمی اور جہنم اللہ تعالیٰ کے قہار و جبار ہونے کا مظہر ہے۔ جنت بے انتہا خوب صورت مقام ہے جہاں انسان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ (سورۃ حٰم السجدۃ: 31)

ترجمہ: اور اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

یہ جنّت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جنّت کی خوب صورتی کے بارے حدیثِ قدسی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔ (صحیح بخاری: 3244)

اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کا آخرت میں ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جہاں عذاب کی مختلف کیفیات ہوں گی۔ انسانوں کو ان کے اعمال کی بنیاد پر سزائیں دی جائیں گی۔ مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا جائے گا، آگ میں جلا دیا جائے گا، لوہے کے کوڑے برسائے جائیں گے، پینے کو پیپ اور کھانے کو تھوہر دیا جائے گا جس کو وہ کھا، پی نہیں سکیں گے۔ اس عذاب کے ڈر سے وہ موت کی خواہش کریں گے لیکن ان کو موت نہیں آئے

Web Version of PCTB Textbook

گی۔ انسان سوچے گا کہ کاش موت ہی آجائے لیکن دوزخیوں کے سامنے موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنّتیو! تمھیں موت نہیں آئے گی اور اے جہنّمیو! اب تمھیں بھی موت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 6548)

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مرنے کے بعد انسان کی سب سے پہلی منزل ہے:

(الف) عالمِ برزخ (ب) عالمِ ارواح (ج) حشر (د) نشر

(ii) عقیدہ توحید و رسالت کے ساتھ بنیادی اہمیت کا حامل عقیدہ ہے:

(الف) فرشتوں پر ایمان (ب) آخرت پر ایمان (ج) تقدیر پر ایمان (د) آسمانی کتابوں پر ایمان

(iii) نشر کا معنیٰ ہے:

(الف) موت کے بعد زندہ کرنا (ب) حساب لینا (ج) شفاعت کرنا (د) روح قبض کرنا

(iv) حشر کے دن کافر چل کر آئیں گے:

(الف) منہ کے بل (ب) قدموں کے بل (ج) گھٹنوں کے بل (د) ہاتھوں کے بل

(v) جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دائیں طرف ہوں گے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) مقامِ محمود سے کیا مراد ہے؟

(ii) حوضِ کوثر کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

(iii) جنّت کی نعمتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) میزان کسے کہتے ہیں اور یہ کب نصب کیا جائے گا؟

(v) عقیدۂ آخرت پر ایمان کے دو تقاضے لکھیں۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ چند آیاتِ قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں عقیدۂ آخرت، جنت اور جہنم کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام

- جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی فہرست تیار کروائیں۔
- عقیدہ آخرت کے عملی زندگی پر اثرات کے متعلق ایک مذاکرہ منعقد کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ب) عبادات

(1) زکوٰۃ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- زکوٰۃ وعشر میں فرق جان سکیں۔
- زکوٰۃ وعشر کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- زکوٰۃ وعشر کے دلائل جان سکیں۔
- زکوٰۃ وعشر کی فرضیت کی حکمت سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کے معاشی نظام میں معاشی انصاف کے لیے زکوٰۃ وعشر کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- زکوٰۃ وعشر کی اہمیت سے آگاہ ہو کر اپنے قلوب میں سخاوت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- اسلامی معاشی مساوات سے آگاہ ہو کر معاشی اعتبار سے کمزور طبقے کے مددگار بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

زکوٰۃ کا لغوی معنٰی پاک ہونا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد وہ مخصوص مال ہے جو سال گزرنے کے بعد نصاب زکوٰۃ میں سے مخصوص شرح کے ساتھ مصارفِ زکوٰۃ کو ادا کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے پاس باقی رہ جانے والا مال پاک ہو جاتا ہے اور اس کی برکت سے انسان باطنی بیماریوں مثلاً بخل وغیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انسان عاقل، بالغ، مسلمان اور آزاد ہو اور پورے سال ایسے مال کا مالک ہو جو مال قرض اور ضروریاتِ زندگی مثلاً گھر کے سامان، کھانے، پینے اور پہننے سے زائد ہو۔

ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونا، چاندی اور سونے کا نصاب ہے جس پر اڑھائی فی صد (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔ جانوروں پر زکوٰۃ کا نصاب: پانچ اونٹ، 30 گائے اور بھینسیں اور 40 بکریاں ہیں جن پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ نقدی اور مالِ تجارت پر بھی اڑھائی فی صد کی شرح سے سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

زکوٰۃ کی حیثیت نفلی صدقہ کی نہیں ہے بلکہ یہ ایک فرض ہے جس کو ادا کرنا ہر صورت لازم ہے۔ زکوٰۃ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھی۔ اسلام میں زکوٰۃ 2 ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی، زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (سورۃ النّور: 56)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری:8)

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے اپنے عہد حکومت میں دیگر احکامِ اسلامی کے ساتھ نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ بھی فرمایا اور جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ مبارک میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کے ساتھ جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے بکری کا ایک بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر ضرور ان سے لڑوں گا۔ (صحیح بخاری:1400)

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب لوگ زکوٰۃ ادا کرنا ترک کر دیتے ہیں تو آسمان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو کبھی بارش نہ ہو۔'' (سنن ابنِ ماجہ:4019)

عشر

عُشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصہ'' ہے۔ دینی اصطلاح میں یہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ (سورۃ الانعام:141)

ترجمہ: اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہو اس پر عشر یعنی پیداوار کا دسواں (10 فی صد) حصہ ہے۔ اور جس زمین کو کنوئیں کے پانی یا مصنوعی طریقے سے سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں (5 فی صد) حصہ ہے۔

سرکاری ٹیکس وغیرہ ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوتا۔ عشر بھی زکوٰۃ کی طرح ہی ہے فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اور عُشر زمینی پیداوار کا۔ زکوٰۃ کی ادائی کے لیے مال یا سامان وغیرہ پر سال کا گزرنا ضروری ہے جب کہ عشر میں سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دو مرتبہ فصل ہوتی ہے تو ہر مرتبہ عشر ادا کرنا ضروری ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کی اہمیت

اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں روح کو حاصل ہے۔ زکوٰۃ سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے اور فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ دولت گردش میں رہتی ہے جس کی وجہ سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً جرائم اور ظلم کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ گداگری رک جاتی ہے۔ دولت صرف چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہتی۔ زکوٰۃ ادا ہونے سے طبقاتی تقسیم آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہے۔

پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کے لیے نظامِ زکوٰۃ کو مؤثر بنانا ضروری ہے تا کہ معاشی عدل قائم ہو اور اس نظام کی برکات بھی حاصل ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) دین اسلام میں زکوٰۃ کی حیثیت ہے:

(الف) اختیاری نیکی کی (ب) نفلی صدقہ کی (ج) خیرات کی (د) فرض کی

(ii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا؟

(الف) زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں (ب) فضول خرچی کرنے والوں

(ج) سخاوت نہ کرنے والوں (د) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں

(iii) حدیثِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش کو روک دیتا ہے:

(الف) زکوٰۃ نہ دینے سے (ب) صلہ رحمی نہ کرنے سے

(ج) دوسروں کا خیال نہ رکھنے سے (د) علم حاصل نہ کرنے سے

(iv) زمینی پیداوار کی زکوٰۃ ہے:

(الف) عشر (ب) صدقہ (ج) فدیہ (د) ٹیکس

(v) زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے خاتمہ ہوجاتا ہے:

(الف) تجارت کا (ب) محنت کا (ج) گداگری کا (د) ملازمت کا

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔ (ii) نقدی اور مالِ تجارت پر زکوٰۃ کی شرح تحریر کریں۔

(iii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) زمینی پیداوار پر عشر کی شرح کیا ہے؟ (v) زکوٰۃ اور عشر میں فرق لکھیں۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ و عشر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ چند آیات قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں زکوٰۃ کا ذکر ہو۔
- کمرا جماعت میں اسلامی نظامِ معیشت اور اس کے مصالح نیز غیر اسلامی نظامِ معیشت اور اس کے مفاسد کے بارے میں مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو مصارفِ زکوٰۃ سے آگاہ کروائیں۔
- زکوٰۃ و عشر کے جدید مسائل کا مذاکرہ، اور نصابِ زکوٰۃ کی مختلف مدّات کا جامع چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(2) حج اور قربانی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حج اور قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے دلائل جان سکیں۔
- حج اور عمرہ کے فضائل اور مناسک سے آگاہ ہو سکیں۔
- حج اور قربانی کے فلسفہ اور حکمتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثار نبویہ اور مقامات مقدسہ کی اہمیت و برکت سے آگاہ ہو سکیں۔
- امتِ مسلمہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے سلسلے میں حج کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- حج اور عمرہ کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج اور عمرہ کرنے والے بن سکیں۔
- قربانی کی اہمیت سے آگاہ ہو کر صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں جذبہ اخلاص کے ساتھ قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- حرمین شریفین، بیت اللہ، روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، آثار نبویہ اور مقامات مقدسہ کے انوار و فیوض سے مستفید ہونے والے بن سکیں۔
- ملت اسلامیہ کی آفاقیت اور اجتماعیت کے تصور سے آگاہ ہو کر عالمی اخوت و یگانگت کی روح پیدا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

حج ارکانِ اسلام میں ایک اہم رکن ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سورۃ آل عمران:97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (بیت اللہ) کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

حج اس اعتبار سے ایک جامع عبادت ہے کہ یہ بیک وقت روحانی، بدنی اور مالی عبادت ہے اور یہ خصوصیت کسی دوسری عبادت کو حاصل نہیں، حج کے مناسک میں احرام باندھنا، منیٰ جانا، وقوفِ عرفات، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، حلق کرنا، طواف کرنا اور سعی کرنا شامل ہے۔

حج اور عمرہ کی فضیلت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ عمرہ واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب عمل ہے۔ (جامع ترمذی:931)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا دونوں عمروں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول حج) کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:1773)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کا مہمان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا تو اُنھوں نے حاضری دی، اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے

مانگا تو اس نے انھیں عطا کیا۔ (سنن ابن ماجہ: 2893)

حج کرنے کا مختصر طریقہ

حج کرنے والا آٹھ ذوالحجہ کو صبح کی نماز کی بعد احرام باندھے، دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما۔ اور تلبیہ کے درج ذیل الفاظ بلند آواز میں ادا کرے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا ان میں کوئی شریک نہیں۔

فجر کی نماز کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہو جائے۔ ظہر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور نو ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو۔ مغرب تک عرفات میں قیام کرے اور دعا مانگے۔ غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہو۔ پیدل جانا مستحب ہے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھے۔ رات مزدلفہ میں گزارے۔ رمی کے لیے کنکریاں چنے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

جب خوب روشنی پھیل جائے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرے اور رمی کے بعد قربانی کرے، پھر سر کے بال منڈوا لے یا کٹوا لے، سر منڈوانے کے بعد وہ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو گیا پھر قربانی کے دنوں میں سے کسی ایک دن مکہ مکرمہ جا کر ''طوافِ زیارت'' کر لے، وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے فرائض ادا ہو گئے، وقوفِ عرفہ حج کا رکنِ اعظم ہے، وقوفِ مزدلفہ، حج کی سعی اور رمی جمرات جیسے مناسک کی ادائیگی واجب ہے، آخر میں الوداعی طواف کرے، اس کے بعد مدینہ منورہ کا سفر کرے اور وہاں آٹھ یا نو دن کے قیام میں کوشش کرے کہ مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں متواتر چالیس نمازیں پڑھے۔

قُربانی

قربانی سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحیٰ کے دنوں میں مخصوص جانور کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ان کے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت کے مطابق ذبح کرنا ہے۔ عید کے دن قربانی سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں ہے۔ اسی بنا پر یہ دن سال کا افضل ترین دن شمار ہوتا ہے۔ قربانی نہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

جس شخص کو قربانی کی وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابنِ ماجہ: 3123)

عید کی نماز سے پہلے قربانی نہیں کی جا سکتی۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ اگر خود جانور ذبح نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا مسلمان اس کی جگہ جانور ذبح کر سکتا ہے، مگر اجازت ضروری ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی طرف سے بھی قربانی فرمائی تھی۔

اجتماعی قربانی میں ایک گائے میں سات افراد اور اونٹ میں زیادہ سے زیادہ دس افراد شریک ہو سکتے ہیں البتہ کم از کم کی کوئی تعداد متعین نہیں، دو یا تین لوگ بھی برابر گوشت تقسیم کر کے قربانی کر سکتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو قربان کر دیا جائے اور اس بات کا عہد کرنا کہ اگر ہمیں اس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔

حج و قربانی ملت اسلامیہ کے اتحاد و یگانگت کے مظاہر ہیں۔ حجاج کرام جب حج کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان کا لباس، اعمال یہاں تک کہ زبان پر بھی ایک جیسے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ ان سب کے مناسک بھی یکساں ہوتے ہیں اور وہ مل کر ایک ہی کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے اور فساد سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جس سے ایک دوسرے کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حاجی جب حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرتا ہے تو وہ صرف حج کا عظیم الشان فریضہ ہی انجام نہیں دیتا بلکہ اسے حرمین شریفین یعنی حرمِ مکی اور حرمِ مدنی کی زیارت بھی نصیب ہوتی ہے۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے لپٹ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ مسجدِ نبوی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی زیارت کا شرف پاتا ہے اور روضہ رسول (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا ہے۔

حجاج کرام کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف میں ایسے بہت سے مقامات کی زیارت کا موقع ملتا ہے جن کا سیرت طیبہ سے گہرا تعلق ہے گویا حج کا یہ سفر صرف مناسک حج ادا کرنے کا سفر ہی نہیں بلکہ بہت سے اسلامی مقامات کی زیارت کا سفر بھی ہے جس سے انسان کی روحانیت اور اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) عمرہ ادا کرنا ہے:

(الف) سنت (ب) واجب (ج) فرض (د) نفل

(ii) حج کا رکنِ اعظم ہے:

(الف) احرام باندھنا (ب) طوافِ زیارت (ج) وقوفِ عرفہ (د) قربانی کرنا

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عمرے ادا کیے:

(الف) دو (ب) چار (ج) چھے (د) آٹھ

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی:

(الف) گائے کی (ب) اونٹ کی (ج) بکروں کی (د) دنبوں کی

(v) آٹھ ذوالحجہ کو حاجی احرام باندھتے ہیں:

(الف) فجر کی نماز کے بعد (ب) ظہر کی نماز کے بعد (ج) عصر کی نماز کے بعد (د) مغرب کی نماز کے بعد

☆ **مختصر جواب دیں۔**

(i) حج کے کوئی سے تین مناسک تحریر کریں۔

(ii) حج وعمرہ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک تحریر کریں۔

(iii) قربانی کی استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے لیے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

(iv) قربانی کے متعلق تین احکام تحریر کریں۔

(v) حجِ بیت اللہ کس طرح مسلمانوں کے باہمی اتحاد و محبت کو فروغ دیتا ہے؟ وضاحت کریں۔

☆ **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) حج اور قربانی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ چند آیات قرآنی کی فہرست (سورت کا نام اور آیت نمبر) بنائیں جن میں حج اور قربانی کا ذکر ہو۔
- کمرا جماعت میں حج اور قربانی کی حکمتوں کے بارے میں مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قربانی کی یہ دعا یاد کروائیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ (سورۃ الانعام: 79)

ترجمہ: بے شک میں نے اپنا رخ کر لیا سب سے الگ ہو کر اُسی کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

- مناسک حج کے متعلق کوئی مستند ویڈیو دکھائی جائے۔

Web Version of PCTB Textbook